سوال

(09) تعوید وتمائم کو جائز کرنے والے پر اقامت ماتم گلے وغیرہ میں تعویذ لٹکانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص لوگوں کو دفع امراض وتکالیف کے لیے لکھ کر لٹکانے کے لیے یہ شعر سکھاتا ہے : لی خمسةاَطفی بہا حرالوبی ، الحاطمة والمصطفی والمجتبی والفاطمة واَبناہَا . (سائل محمد یونس و محمد گل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہاں دو بحثیں ہیں :

پہلی بحث : اس شعر کے ابطال میں ۔

دوسری بحث : تعاویذ کے لٹکانے میں :

پہلی بحث :

اللہ کی توفیق سے ہم کہتے ہیں : یہ بیت کئی وجوہ سے باطل ہیں :

پہلی وجہ : اس کا قائل معلوم نہیں اور ایسا بیت باطل ہے ۔

دوسری وجہ : اس بیت کا کوئی معنی نہیں کیونکہ اس میں لفظ حاطمہ کا کوئی معنی نہیں ۔

تیسری وجہ : یہ شعر کافر شیعوں نے گھڑا ہے وہ عام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بغض رکھتے ہین اور مذکورہ پانچ کی محبت کے دعویدار ہیں لیکن وہ ان کے بھی دشمن ہیں ۔

چوتھی وجہ : اگر ''حرالوبی'' سے مراد دفع امراض ہے جیسے کہ سوال میں مذکور ہے تو یہ شرک کی وسیلہ ہے اور یہ شخص ضال یا مضل بلکہ شرک ہے کیونکہ وہ لوگوں کو دفع امراض وتکالیف کے لیے نبی ﷺ سے جو صحیح ثابت ہے نہیں سکھاتا ، اور ایک بدعی چیز گھڑ کر مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہا ہے ، شرکی اور بدعی کلمات میں کوئی خبر نہیں ، خیر رسول اللہ ﷺ سے

جو صحیح ثابت ہیں اس میں ہے،

اور اگر ''حرالوبی'' سے مراد اپنی حرارت کلی کو ان کی محبت سے دفع کرنا ہے تو یہ دور کی تاویل ہے، جو اس شخص کے عمل کے مخالف ہے اور پھر یہ عام صحابہ کو چھوڑ کر صرف ان پانچ کی تخصیص کیوں کرتا ہے؟۔

ان وجوہات کی بناء پر یہ شعر بھی باطل ہے اور اس کا بیمار کے گلے میں لٹکانا بھی باطل ہے۔

مولانا رشید احمد احسن الفتاویٰ (48/1) میں کہتے ہیں: ''یہ بیت اور اس کا گلے میں لٹکانا باطل اور شرک ہے''۔

دوسری بحث: تعویذ دو قسم کے ہیں:

پہلی قسم: اگر تعویذ میں ایسا دم لکھا گیا ہے جس کا کوئی معنی نہیں یا لکیریں ہیں جس سے مراد سمجھ میں نہیں آتی یا اس میں شرک کے کلمات ہوں یا ان میں غیر اللہ سے فریاد رسی کی گئی ہو جیسے سلیمان، فرعون، شداد، بدوح، جبرائیل، میکائیل، حسن، حسین، فاطمہ، حیدر وغیرہ تو اس قسم کے تعاویز کی حرمت پر اتفاق ہے اور اس کی رخصت علماء تو درکنار مسلمانوں میں سے کسی نے نہیں دی۔

اس کی دلیل صحیح مسلم (774/2) میں عوف بن مالک اشجعی کی حدیث ہے وہ کہتے ہیں:

"کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ»

تم کلمات دم میرے سامنے پیش کرو اور ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

مسند احمد (154/4) میں ام سلمہؓ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من اَلقی ودعۃ فی عنق الصبی فاللہ عنہ بری ء»

''جس نے بچے کے گلے میں منکا لٹکایا تو اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔''

اس طرح عرف شذی: (28/2) میں ہے

لیکن باوجود تلاش بسیار بروایت ام سلمہؓ مجھے مسند احمد میں یہ حدیث نہیں ملی، اس کی سند حسن ہے جیسے کہ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا ہے اور ودعۃ لغت میں منکے کو کہتے ہیں۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک»

''یقیناً رقی، تمائم، تولہ شرک ہے'' ابوداؤد رقم: (3883)، ابن ماجہ رقم: (353)، ابن حبان رقم: (1413)، احمد: (381/1)، حاکم: (217/4)۔

اور اسی طرح سلسلہ: (585/1)، رقم: (331) شیخ فرماتے ہیں ''رقی'' سے یہاں مراد جنات سے پناہ طلب کرنا ہے یا اس کا معنی سمجھ میں نہ آتا ہو جیسے بعض مشائخ اپنے زعم

میں اپنی کتابوں کو دیمک سے حفاظت کے لیے لفظ ''یا کبیج ''لکھتے ہیں ۔

''تمائم ''جمع ہے تمیمۃ کی جو اصل میں منکول کو کہتے ہیں ، میں کہتا ہوں کہ مکان کے سامنے یا دروازے پر گھوڑے کا نعل لٹکانا اس طرح ڈرائیوروں کا اپنی گاڑیوں کے آگے یا پیچھے نعل کا لٹکانا یا ڈرائیور کے سامنے والے شیشے پر نیلا منکا لٹکانا جن سے ان کے خیال میں نظر بد سے حفاظت ہوتی ہے اسی حکم میں ہے ۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی شخص کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو فرمایا : کیوں ڈال رکھا ہے ؟

اس نے کہا ، کلائی کی تکلیف کی وجہ سے ۔ آپ نے فرمایا :

«انزعها فانها لا تزیدک الا وهنا»

''اسے اتار دے اس سے تیری تکلیف مزید بڑھتی ہے ۔''

زوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے ، ابن ماجہ رقم : (3531) ، احمد : (445/4) ۔

عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا :

«من تعلق تمیمة فلا أتم الله له ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له»

''جو منکا لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے ، اور جو منکا لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے'' ۔ (احمد : 154/4)

حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کا دھاگہ بندھا دیکھا تو اسے کاٹ ڈالا اور یہ آیت پڑھی :

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ١٠٦ ... سورة یوسف

''ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں ۔''

ابن ابی حاتم روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی محمد بن ابراہیم ابن اشکاف نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی یونس بن محمد نے وہ کہتے ہمیں حدیث سنائی حماد بن مسلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم احول سے وہ عروہ سے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ ایک بیمار پر داخل ہوئے تو اس کے بازو پر چمڑے کا تسمہ بندھا ہوا دیکھا تو اسے کاٹ دیا اور اسے اس کا حکم یاد دلایا ''فتح المجید ص (92) ۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ''جس نے کس انسان سے تمیمہ کاٹ کر ہٹا دیا تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا'' ، اسے وکیع نے روایت کیا ہے ۔ (ابن ابی شیبہ ۔ کتاب الطب ۔ باب فی تعلیق التمائم : رقم (3524) ۔

اسی لئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں : مجہول اسم سے دعا کرنا تو دور کی بات ہے اس کے ساتھ دم کرنا بھی کسی کے لیے جائز نہیں اگرچہ اس کا معنی سمجھتا ہو کیونکہ غیر عربی لفظ کے ساتھ دعا کرنی مکروہ ہے ۔ رخصت تو صرف اس کے لیے ہے جسے عربی نہ آتی ہو ۔ عجمی الفاظ کو شعار بنانا دین اسلام میں نہیں ۔''

امام سیوطی فرماتے ہیں : ''تین شرطوں کے ساتھ دم کے جواز پر علماء کا اجماع ہے ۔

(1) : وہ اللہ کا کلام ہو یا اس کا نام یا صفت ہو ۔

(2) : عربی زبان میں ہو اور معنی معلوم ہو۔

(3) : ساتھ یہ عقیدہ ہو کہ دم بذات خود اثر نہیں کرتا بلکہ اللہ کی تقدیر سے اثر کرتا ہے ۔

2۔ تعاویذ کی دوسری قسم :

ایسا تعویذ جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو یا ایسی دعا لکھی ہو جو صحیح سند سے منقول ہو لٹکانے کے جواز و عدم جواز میں علماء کے دو قول ہیں : ۔

پہلا قول : یہ صرف جائز ہے اور استحباب کے درجے میں نہیں وہ درج ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں :

1 ۔ دلیل : عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ یہ کلمے سکھاتے تھے جو نیند میں گھبراہٹ کے وقت پڑھتے تھے :

«بسم اللہ أعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ و عقابہ و شر عبادہ و من ہمزات الشیاطین وأن یحضرون ، فانہا لن تضرہ»
''شروع اللہ کے نام سے میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غضب ، عقاب اس کے بندوں کے شر ، اور شیاطین کے حاضر ہونے اور وسوسے ڈالنے سے پناہ پکڑتا ہوں ۔ تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا ۔''

تو عبداللہ بن عمرو بن عاص اپنی بالغ اولاد کو اس دعا کی تلقین کیا کرتے تھے اور جو بالغ نہ تھے تو تختی میں لکھ کر ان گلے میں لٹکا دیتے تھے ، ترمذی رقم : (277) سند حسن ہے لیکن اس کا قول ، ''فکان عبداللہ بن عمرو یلقنہا'' ضعیف ہے ۔

محمد بن اسحٰق اس زیادت کے ساتھ متفرد ہیں اور وہ مدلس ہیں اور تمام سندوں میں وہ ''عن'' سے روایت کرتے ہیں ، الصحیحہ : رقم (264) ، صحیح الطیب رقم : (48) ۔ اسی طرح دیکھیں سنن ابی داؤد رقم : (3893) ، حاکم : (1/548) ، احمد : (2/181) ، ابن السنی : (736۔745 ،) ، مشکوۃ رقم (2477) : (217/1) ، یہ دلیل ضعیف ہے اور موقوف بھی جو حجت نہیں ۔

2 ۔ دلیل : دارمی (1/211) میں عطاء سے مروی ہے کہ ''حائضہ عورت کے گلے میں تعویذ یا تحریر تھی تو انہوں نے کہا اگر یہ چمڑے میں ہے تو اتار دے اور اگر چاندی کی ڈبیہ میں ہے تو کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو اتار دے اور اگر چاہے تو نہ اتار ، عبد اللہ کو کہا گیا آپ یہی کہتے ہیں ؟ فرمایا : ہاں ۔'' یہ مقطوع ہے جو حجت نہیں ۔

3 ۔ دلیل : ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے ''اگر کسی عورت پر ولادت کی تنگی ہو تو پاک صاف برتن لے کر اس میں یہ آیتیں لکھے ۔ :

1 ۔ كَأَنَّهُم يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ... ٣٥ ... سورۃ الاحقاف

2 ۔ : كَأَنَّهُم يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا ٤٦ ... سورۃ النازعات

3 ۔ : لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ١١١ ... سورۃ یوسف

پھر اسے دھو کر عورت کو پلا دیا جائے اور اس کے پیٹ اور چہرے پر چھینٹے مارے جائیں) ۔

ابن السنی رقم : (619) ، کنز العمال : (64/1) رقم : (28381) ۔ اور اس کی سند بہت ضعیف ہے ، اس کی سند میں ابن ابی لیلیٰ ہے جس کا حافظہ خراب تھا ، اور عبد اللہ بن محمد بن المغیرہ ہے جو منکر الحدیث ہے ۔

امام ابن قیم نے بھی زاد المعاد، 170/4 میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا ہے کہ سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ نظر بد کے شکار شخص کے لیے قرآن کی آیتیں لکھ کر پلا دی جائیں، مجاہد کہتے ہیں قرآن کے لکھنے اور دھو کر مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح ابو قلابہ سے بھی منقول ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں:

«لا بأس بتعليق التعويذ من القرآن قبل نزول البلاء وبعد نزول البلاء»

''قرآن کا تعویذ میں اور بیماری سے پہلے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں۔''

ابو نعیم نے اپنی کسی کتاب میں روایت کیا ہے لیکن ہمیں ان کی ''الحلیۃ'' میں نہیں ملی، نہ ہی اس کی سند ملی، البتہ کنز العمال میں برقم: 28413، میں موجود ہے۔ اور شیخ البانی نے ''ضعیفہ'' میں اسے ضعیف کہا ہے۔ رقم (4770)۔

امام ابن ابی شیبہ اپنی کتاب مصنف (7/27و8): ''باب کسی کو پلانے کے لیے قرآن کے لکھنے رخصت'' میں کہتے ہیں انہوں ابن عباس کی روایت موقوفاً ذکر کی ہے جو ہم پہلے مرفوعاً ذکر کر چکے ہیں جس میں ابن ابی لیلیٰ راوی ہے اور حدیث موقوف کے لفظ ہماری ذکر کردہ روایت کے مغائر ہیں۔

پھر انہوں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کی ہے کہ وہ پانی دم کر کے مریض پر ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتی تھیں۔

پھر ابو قلابہ اور مجاہد سے ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں قرآن کی آیت لکھ کر گھبراہٹ والے بیمار کو پلانے میں حرج نہیں سمجھتے تھے اور سعید بن جبیر تعویذ لکھا کرتے تھے۔

اور عطاء کہتے ہیں ''ہم نے تعویذ کی کراہت اے عراقیو! سوائے تمہاری طرف کے کہیں سے نہیں سنی''۔

سنن کبریٰ (350/9-351) میں: ''یحییٰ بن سعید القطان سے دم اور لکھا ہوا لٹکانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، سعید بن المسیب قرآنی تعویذ کے لٹکانے کا حکم دیتے تھے اور وہ کہتے کہ اس میں حرج نہیں۔

امام بیہقی کہتے ''یہ تو ہماری بات کی طرف لوٹتا ہے کہ نہ سمجھ میں آنے والے کلمات اور اہل جاہلیت کے دم جائز نہیں اور کتاب اللہ کے ساتھ دم جائز ہیں''۔ اسی طرح رد المختار: (232/5) میں بھی ہے۔

دوسرا قول: تعویذ لٹکانا جائز نہیں، قرآنی آیت یا حدیث سے ثابت کسی دعا کا لٹکانا جائز نہیں۔

دلائل یہ ہے:

پہلی دلیل: نبی ﷺ سے یہ ثابت نہیں۔

دوسری دلیل: کیونکہ اس کے جواز سے معوذات وغیرہ کے ساتھ دم کرنے کی سنت معطل ہو جائے گی۔

تیسری دلیل: ابو عبید فضائل قرآن (11/1) میں اور ابن ابی شیبہ (29/8) میں ابراہیم نخعی سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) قرآن اور غیر قرآن کے تمائم مکروہ سمجھتے تھے۔

مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بخار ہے آپ یہ آیت ''قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ'' میرے بازو پر باندھ دیں تو انہوں نے اسے مکروہ سمجھا)۔

پھر ابو عبیدہ نے حسن بصری سے روایت کیا کہ وہ قرآن کو دھو کر مریض کو پلانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

مراجعہ کےلیے دیکھیں تعلیق الکلم الطیب رقم :48،السلسلۃ الصحیحۃ، (585/1رقم :331)

عبداللہ بن مسعود سے بھی اس کی کراہت بسند صحیح مروی ہے، ابن عباسؓ، حذیفہؓ، عقبہ بن عامرؓ، عبداللہ بن عکیم، اصحاب ابن مسعود اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی یہی منقول ہے۔

اور کراہت میرے نزدیک متعدد وجوہ سے راجح ہے۔

1۔ :نہی عام ہے اور تخصیص کی کوئی دلیل نہیں۔

2۔ سد ذریعہ کیونکہ جو ایسا نہ ہو اس کا لٹکانا مناسب نہیں۔

3۔ لٹکانے کی صورت میں یہ احتمال ہے کہ لٹکانے والا بحالت قضائے حاجت و استنجاء وغیرہ ساتھ رکھ کر اس کی اہانت کا مرتکب ہو۔ میری کوشش تو یہیں تک ہے تو جو یہ تمام قسم کے دم و تعویذ کا قائل ہو تو وہ نص و اجماع کا مخالف ہے اور جو سب کو شرک قرار دیتا ہے اگر یہ قرآن ہی کیوں نہ ہو تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

میں کہتا ہوں : دوسرے قول پر ترمذی (27/2) میں عبداللہ بن عکیم کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : [من تعلق شيئا وكل اليه]

''جو کوئی چیز لٹکاتا ہے تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

تو یہ صحیح حدیث تمام لٹکائی جانے والی چیزوں کے بارے میں مطلق ہے۔ دیکھیں ترغیب للمنذری (306/4)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص50

محدث فتویٰ